خداوند خدا اپنے بیٹے مسیح کی انجیل سننے کے لیے بہت سے ذہن تیار کر رہا ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ وہ تاریخی رکاوٹیں اور تعصبات دور کریں جو بیسیوں ذہنوں کو مسیحی پیغام سننے سے روکتے ہیں۔ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ انجیل کا حیات افزاء پیغام سننا چاہتے ہیں لیکن چرچ سے اس لیے خوف زدہ ہیں کہ یہ اُن کے مذہب اور ثقافت کو جو اُنہیں بہت عزیز ہیں، تباہ کر دے گا۔ اس غیر واضح صورت حال میں بہت ہی صابرانہ اور مشفقانہ روّیے کی ضرورت ہے۔ محض بیج ڈال دینا غیر موثر ہوگا، اگر زمین صحیح طور پر تیار نہ کی گئی۔

بنگلہ دیش کی گھمبیر غربت اور جبر کی حالت میں بڑی تعداد میں لوگوں کے دل "خدا کی بادشاہت" کی اقدار کے لیے کُھلے ہوئے ہیں جو مسیحائی اور امن کے لیے بے تاب ہیں۔ اب بنگلہ دیش میں چرچ کو اس انداز کی تبشیر کے لیے بلایا جا رہا ہے۔ زیادہ صحیح بات تو یہ ہے کہ دُنیا میں ہر جگہ چرچ کے لیے فروغِ مسیحیت کا یہی نقطۂ پرواز ہے۔

بنگلہ دیش: کیتھولک برادری کے بارے میں کچھ اعداد و شمار

۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو جب وطنِ عزیز کے سابق مشرقی بازو نے اپنوں کی پے در پے غلطیوں اور غیروں کی سازشوں کے نتیجے میں بنگلہ دیش کی شکل اختیار کی تو اس خطّے میں برصغیر کے دوسرے خطّوں کی طرح مسیحی آبادی موجود تھی۔ بنگلہ دیش کی ۸۷ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور ملک کی معاشرتی و ثقافتی زندگی پر اسلام کی چھاپ ہے۔ ۱۳ فیصد غیر مسلم آبادی میں ہندو سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ (کل آبادی کا تقریباً ۱۲ فیصد) باقی ماندہ ایک فیصد آبادی میں ۶ء فیصد بدھ مت کے پیروکار ہیں اور ۳ء فیصدی مسیحی ہیں۔ کل مسیحی آبادی اندازاً تین لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور اس میں سے دو تہائی کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتے ہیں۔

بنگلہ دیش میں کیتھولک برادری اگرچہ بہت چھوٹی ہے مگر نہایت فعّال ہے۔ بنگلہ دیش کی آزادی کے فوراً بعد مارچ ۱۹۷۲ء میں پوپ پال ششم نے دو رکنی وفد ڈھاکہ بھیجا تھا۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے یک جہتی کے اس اظہار اور پاکستان سے سخت تناؤ کی حالت میں ویٹیکن کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا، چنانچہ ویٹیکن نے ستمبر ۱۹۷۲ء میں سفارتی تعلقات قائم کرنے کا اعلان کیا اور ۲ فروری ۱۹۷۳ء کو پاپائی نمائندے کا ڈھاکہ میں تقرر ہوگیا۔ ان دنوں عزت مآب ایڈریئو برنارڈینی پاپائی نمائندے ہیں جو اس تقرّر سے پہلے پاکستان، انگولا، جاپان، اسپین اور تائیوان میں ویٹیکن کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

"دی کیتھولک بشپس کانفرنس آف بنگلہ دیش" کی جانب سے کیتھولک ڈائریکٹری شائع کی جاتی

ہے جس کا تیسرا ایڈیشن بنگلہ دیش میں پوپ جان پال دوم کی آمد پر نومبر ۱۹۸۶ء میں شائع کیا گیا تھا، چھ سال بعد ۱۹۹۲ء میں ڈائریکٹری کا چوتھا اور تازہ ترین ایڈیشن سامنے آیا ہے۔ "دی کیتھولک بشپس کانفرنس آف بنگلہ دیش" کیتھولک برادری کے دینی و دُنیوی مفادات کے تحفّظ اور اس کی خدمت کرنے والا سب سے اہم ادارہ ہے جو آرچ بشپ آف ڈھاکہ کی صدارت میں کام کرتا ہے۔ اِن دنوں آرچ بشپ آف ڈھاکہ عزت ماب میکائل روزاریو ہیں جو ۵ جنوری ۱۹۷۸ء سے اِس منصب پر فائز چلے آ رہے ہیں۔

بنگلہ دیش ابتداءً ایک آرچ ڈایوسیس اور تین ڈایوسیسوں (بشپی حلقوں) پر مشتمل تھا، مگر ۱۹۸۷ء میں میمن سنگھ ڈایوسیس اور ۱۹۹۰ء میں راجشاہی ڈایوسیس قائم کیے گئے۔ اس وقت آرچ ڈایوسیس ڈھاکہ کے ساتھ پانچ ڈایوسیس ہیں۔ ذیل میں جدول - ۱ سے اِن ڈایوسیس کی کل آبادی، کیتھولک آبادی اور پیرشوں کی تعدا معلوم ہوتی ہے۔

جدول - ۱

آرچ ڈایوسیس / ڈایوسیس	کل آبادی	کیتھولک آبادی	پیرشوں کی تعداد
ڈھاکہ	۲،۸۰،۱۰،۰۰۰	۵۹،۱۰۸	۲۰
چٹاگانگ	۲،۳۰،۰۰،۰۰۰	۱۸،۵۰۰	۹
دیناج پور	*	۲۹،۲۹۷	۱۱
کھلنا	۱،۴۷،۱۷،۰۰۰	۲۲،۷۲۲	۹
میمن سنگھ	۱،۳۶،۹۴،۰۴۲	۴۵،۴۳۹	۹
راجشاہی	۱،۲۲،۵۰،۰۰۰	۲۴،۸۴۶	۹
		۱،۹۹،۹۱۴	۶۷

*ڈائریکٹری کا زیرِ نظر نسخہ ناقص ہے۔ چند صفحات سادہ رہ گئے ہیں، اِس لیے بعض معلومات دستیاب نہیں ہیں۔

کیتھولک چرچ تعلیم و تدریس کے میدان میں سرگرمی سے حصّہ لے رہا ہے۔ مندرجہ ذیل جدول - ۲ سے کیتھولک تعلیمی اداروں کی تعداد کا اندازہ ہوتا ہے۔

جدول - ۲

آرچ ڈایوسیس	تعلیمی ادارے				
	پرائمری سکول	جونیر ہائی/ہائی سکول	کالج	فنی تعلیم کے ادارے	معذور بچوں کے لیے
ڈھاکہ	۳۲	۱۹	۲	۴	-
چٹاگانگ	۴	۷ سے زائد *	*	*	۳
دیناج پور	۹	۳	-	۳	-
کھلنا	۱۳	۸	-	۲	-
میمن سنگھ	۱	۹	-	-	-
راجشاہی	۱۳	۴	-	-	-

* دیکھیے: حاشیہ جدول - ۱

بنگلہ دیش میں کام کرنے والے کیتھولک مشنریوں اور مقامی کیتھولک برادری کے زیرِ اہتمام ہیلتھ سنٹر، ڈسپنسریاں، بورڈنگ ہاؤس اور یتیم خانے بھی کام کر رہے ہیں۔ جدول - ۳ سے رضاکارانہ خدمت کے اِس شعبے میں کیتھولک سرگرمی کا اندازہ ہوتا ہے۔

جدول - ۳

آرچ ڈایوسیس/ڈایوسیس	ڈسپنسریاں	یتیم خانے	بورڈنگ ہاؤس
ڈھاکہ	۱۴	۳	۱۰
چٹاگانگ	۷	*	۱۰ یا ۱۰ سے زائد *
دیناج پور	۷	۲	۱۳
کھلنا	۶	۳	۷
میمن سنگھ	۹	-	۱۲
راجشاہی	۱۴	۷	۵

* دیکھیے: حاشیہ جدول - ۱

۱۹۹۲ء کے اعداد و شمار کے مطابق آرچ بشپ آف ڈھاکہ اور چار بشپوں کی نگرانی میں ۲۰۷ مقامی اور غیر ملکی پادری اور مناد کام کر رہے ہیں۔ (چٹاگانگ ڈایوسیس کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔)

۱۶ ملکی اور غیر ملکی مشنری تنظیموں سے وابستہ ۷۰۶ راہبات اور اُن کی مددگار خواتین ہیں جو تعلیمی، سماجی اور مذہبی کاموں میں مصروف ہیں۔ دو لاکھ افراد کے لیے اتنی بڑی تعداد میں مذہبی جذبے سے سرشار کارکنوں کی یقیناً ضرورت نہیں۔ یہ کارکن کیتھولک برادری کی سماجی اور اقتصادی ترقی کے ساتھ بنگلہ دیش کی غیر مسیحی آبادی کو اپنا ہدف سمجھتے ہوئے کام کر رہے ہیں۔

پاکستان

سلامت مسیح اور رحمت مسیح کے دوبارہ وارنٹ گرفتاری

سیشن کورٹ لاہور کے ایڈیشنل سیشن جج نے ۱۶ اپریل کو رحمت مسیح اور سلامت مسیح کے دوبارہ وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے پولیس کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ دونوں کو عدالت میں پیش کرے۔ یہ دونوں حضرات توہینِ رسالت کے ایک اور ملزم منظور مسیح کے قتل کے کیس میں گواہ ہیں۔ اس کیس میں توہینِ رسالت کے مقدمہ کے مدعی مولوی فضلِ حق اور دیگر افراد ملزم کی حیثیت سے نامزد کیے گئے ہیں۔

دلچسپ صورتِ حال یہ ہے کہ رحمت مسیح اور سلامت مسیح جو منظور مسیح کے قتل کے اہم گواہان ہیں، اس وقت ملک میں نہیں ہیں۔ ۲۳ فروری کو لاہور ہائی کورٹ نے ان دونوں کی اپیل منظور کرتے ہوئے اُنہیں سزائے موت سے بری کیا اور ۲۵ فروری کو شب سوا گیارہ بجے پی آئی اے کی ایک پرواز سے اُنہیں اسلام آباد سے فرینکفرٹ (جرمنی) بھیج دیا گیا۔ اُنہیں ٹکٹ، پاسپورٹ اور ویزا ہنگامی بنیادوں پر قید کے دوران میں جیل کے اندر ہی فراہم کر دیا گیا تھا۔

رحمت مسیح اور سلامت مسیح کو سیشن کورٹ سے سزائے موت سنائے جانے کے بعد پاکستان کو یورپی دُنیا اور یورپی ذرائع ابلاغ کی طرف سے سخت تنقید کا سامنا تھا۔ خود وزیر اعظم پاکستان نے اس فیصلہ پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ ماہ فروری کے اوائل میں ابتدائی عدالت نے دونوں ملزموں کو سزائے موت سنائی تھی۔ ۱۶ فروری کو لاہور ہائی کورٹ میں سزائے موت کے خلاف اپیل کی سماعت کا آغاز ہوا اور ۲۳ فروری کو مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ یوں ۲۵ فروری کو دونوں ملک سے باہر بھیج دیے گئے۔

مغربی دُنیا کی طرف سے قانونِ توہینِ رسالت (تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ - سی) کو ایک بار پھر سخت طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حال ہی میں جرمن صدر نے اپنے دورۂ پاکستان کے موقع